Test - 4

Tayyaba Batool Batch - 01 - ISB

LMS ID : 33186

Q-1

اسلام میں گڈ گورننس احکامات الہی پر مبنی ہے۔ خصوصیات کو واضح کریں؟

جواب:

تعارف:

اسلام میں گڈ گورننس کے اصول احکامات الہی پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دینی و دنیاوی تمام معاملات پر انسان کے لیے رہنمائی کے اسباب پیدا کیے ہیں۔ گورننس کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ گڈ گورننس کسی بھی ریاست میں اسلامی اصولوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ جس کی اسلامی خصوصیات میں انسان بطور خلیفہ، عدل و انصاف، مساوات، احتساب، شفافیت، شورائیت اور دیانت داری کے اصول شامل ہیں۔ یہ سب خصوصیات دراصل اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مبنی ہیں جن کو تمام اسلامی خلافت میں عملی جامہ پہنایا گیا۔ سب سے پہلے گڈ گورننس کے اصول دورِ نبوت میں دیکھے جا سکتے ہیں اور اس کے بعد خلافت راشدہ میں ان اصولوں کو بہترین صورت میں عملی جامہ پہنایا گیا۔ گڈ گورننس کی ان تمام خصوصیات کی تفصیل درج ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

CamScanner

گڈ گورننس کی خصوصیات:

اسلامی نظام خلافت پر یقین رکھتا ہے اور نظام خلافت سے مراد ہے ایک خلافت، ایک خلیفہ اور ایک قانون جو کہ اللہ کا بیان کردہ قانون ہے۔ خلافت میں اچھی گورننس کے اصول درج ذیل ہیں۔

۰ اختیارات بطور اللہ کی امانت:

خلافت میں گورننس کا پہلا اصول یہ ہے کہ خلیفہ اختیارات کا استعمال اپنا حق سمجھ کر نہیں بلکہ اللہ کی امانت سمجھ کر اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی اقتدار اعلیٰ کا مالک ہے جس نے انسان کو اپنے خلیفہ کے طور پر مقرر کر کے اسکو گورننس کی ذمہ داری دی۔ قرآن پاک میں ہے۔

"اور ہم جب ان کو زمین میں اختیار دیتے ہیں تو یہ نماز قائم کرتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں اور اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں"

۰ انسان بطور اللہ کا خلیفہ:

خلافت کے نظام میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ اور نائب بنایا ہے۔ خلیفہ کے معنی ہیں پیچھے چلنے والا۔ اسلامی ریاست میں خلیفہ اللہ کے احکامات کے پیچھے چلتا ہے اور

اللہ تعالیٰ نے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ریاست
میں گڈ گورننس کو فروغ دینا ہے
قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب اور خلیفہ بھیج رہا ہوں تو فرشتوں نے جواب دیا کہ انسان دنیا میں فساد پیدا کرے گا جبکہ ہم تیری بندگی کرتے ہیں جس پر اللہ نے فرمایا: "تم وہ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

"ہم نے دنیا میں انسان کو اپنا نائب بنایا۔"

اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے لیے کچھ شرائط بھی متعین کی ہیں کیونکہ خلیفہ کی ذمہ داری بہت اہم ہے

خلیفہ کے لیے شرائط:

ہمارا آئین بھی خلیفہ یعنی ملک کے سربراہ کے لیے آرٹیکل 62 میں کچھ خصوصیات بیان کرتا ہے جو کہ قرآن و احادیث کی روشنی میں بنائی گئی ہیں۔ یہ خصوصیات خلیفہ میں موجود ہونا بہت ضروری ہے اور ان کو پورا نہ کرنے پر خلیفہ کے عہدے پر فائز

نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ صاحب ایمان اور صاحب کردار ہونا۔
2۔ عمل صالح کرنا۔
3۔ دین کی جدوجہد کا جذبہ ہونا۔
4۔ دین کی تعلیمات کا علم ہونا۔
5۔ امین اور دیانت دار ہونا۔

• عدل و انصاف:

اسلام کے گڈ گورننس کے اصولوں میں عدل و انصاف کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کو پسند کرتا ہے۔ سورہ المائدہ میں ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور حسن سلوک کو پسند کرتا ہے"

اسلام کی گڈ گورننس کے اصولوں میں عدل و انصاف کو خاص اہمیت اس لیے ہی حاصل ہے کیونکہ عدل و انصاف کے بغیر معاشرہ انتشار کا شکار ہو جاتا ہے اور لوگ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔

• مساوات:

اسلام مساوات کی اہمیت پر بہت زور دیتا ہے اور اسلامی گورننس کے اصولوں میں اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے لیے معاشرے میں مساوات کے اصولوں کو فروغ دینا ضروری قرار دیا ہے تاکہ معاشرہ انتشار سے بچ

سکے۔ قرآن پاک میں ہے

"اور اللہ کے لیے انصاف کے معاملے میں شاہد بن جاؤ اور اس بات کا خاص خیال رکھو کہ کسی بھی قوم سے تمہاری ذاتی مخالفت تمہیں اس کے ساتھ انصاف کرنے سے نہ روکے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:

"عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"

خطبہ حجۃ الوداع انسانی مساوات کی اہمیت کی بہت بڑی مثال ہے۔

• شورائیت:

اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں میں شورائیت اہم ہے کیونکہ شورائیت سب کو نمائندگی فراہم کرتی ہے اور ان کے حق رائے دہی کو یقینی بناتی ہے۔ طرز اسلام میں شورائیت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن نے فرمایا:

"اے نبی معاملات میں آپس میں ان سے مشورہ لیا کریں۔"

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔

"میں رسول ﷺ سے زیادہ مشورہ کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا"

۱۰ احتساب:

اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں میں احتساب بہت اہم ہے۔ اسلام کا احتسابی نظام تمام ان لوگوں پر لاگو ہوتا تھا جو کسی بھی طرح سے حکومت کا حصہ ہوتے تھے۔ خلفائے راشدین کے دور میں تمام عمال کے لیے اصول مقرر کیے گئے تھے اور ان کے مال پر سخت نظر رکھی جاتی تھی تاکہ کسی قسم کی بدعنوانی نہ ہو سکے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں خاص طور پر ہدایات تھیں کہ عمال **ایرانی گھوڑے پر سوار نہیں ہوں گے، دربان نہیں رکھیں گے، باریک کپڑا نہیں پہنیں گے**

نیز عوام کے ساتھ ساتھ سرکاری عہدے داروں کا بھی سخت احتساب ہوتا تھا۔

شفافیت:

اسلامی گڈ گورننس کی خصوصیات میں ایک شفافیت ہے۔ خلیفہ پر لازم ہے کہ وہ ملک میں ہونے والے تمام اقدامات کو شفاف بنائیں اور عہدے داروں کے مال کی تفصیل اور ان سے متعلق فیصلے شفافیت سے کریں۔ قرآن پاک میں ہے

اور جب تم کوئی معاہدے کرو تو ان کو لکھ لیا کرو۔

حاصل بحث :

اسلام میں گڈ گورننس کے اصول احکام الٰہی پر مبنی ہیں اور اس کی تمام خصوصیات کا نفاذ معاشرے میں کروانا خلیفہ کی ذمہ داری ہے۔ ان خصوصیات کے نفاذ سے نہ صرف سیاسی نظام بہتر ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں عوام کی فلاح و بہبود ہوتی ہے جس کے ذریعے کوئی بھی ریاست فلاحی ریاست بنتی ہے۔

Q-3

"اسلام میں احتساب"

تعارف :

اسلام میں احتساب سماجی کنٹرول اور خوشحال معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔ احتساب سے مراد بنیادی طور پر جوابدہی ہے۔ جو بھی افراد کسی معاشرے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے ذمہ دار ہیں اور انتظامی مشینری کا حصہ ہیں وہ لوگوں کے اس بات کے لیے بھی جوابدہ ہیں کہ ان کے کام میں تاخیر کیوں ہے یا ان کے اعمال میں کسی قسم کی بدعنوانی تو نہیں ہے۔ اسلام میں احتساب کو اہمیت حاصل ہے کیونکہ اگر معاشرے میں کوئی احتسابی ادارہ نہ ہو تو معاشرہ صرف طاقتور کے اصولوں پر چلے اور کمزوروں کو ان کے حقوق نہ ملیں جس سے

معاشرے میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام کا اہم حصہ احتسابی ادارے رہے ہیں۔ چند لوگ مقرر کیے گئے ہیں جنہوں نے مختلف ادوار میں احتسابی سرگرمیاں انجام دیں۔

"خلفائے راشدین کے دور میں احتساب کی مثالیں اور سماجی کنٹرول"

• خلافتِ صدیقی میں احتساب:

حضرت ابوبکر صدیق رض کے دور میں احتساب کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔ حضرت ابوبکر رض نے زکوٰۃ کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے حضرت خالد بن ولید رض کو اس کام پر مامور کیا کہ وہ زکوٰۃ کے منکروں پر سختی کریں اور زکوٰۃ کے نفاذ کے لیے جہاد کریں۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے حد و تعزیر کے اصول بھی بنائے۔ ایک اہم حد جو آپ رض نے مقرر کی وہ شراب پر تھی۔ شرابی کو 40 کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی۔

• مالک بن نویرہ کا واقعہ:

مالک بن نویرہ منکرِ زکوٰۃ تھا جسے حضرت خالد بن ولید رض نے قتل کر دیا۔ مالک بن نویرہ کے بھائی نے شاعری کے ذریعے دکھ کا اظہار کیا کہ بھائی زکوٰۃ دینے پر آمادہ تھا لیکن خالد بن ولید رض نے بلا وجہ قتل کر دیا۔ اس بات پر حضرت ابوبکر رض نے حضرت خالد بن ولید رض کی شدید بعض پرسش کی حالانکہ وہ اپنے کام پر مامور تھے۔

عہدِ فاروقیؓ میں احتساب:

حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد میں بہت سارے نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔ آپؓ نے گورننس کے بہت سے سنہری اصول نافذ کیے اور عدل و انصاف کے لیے مشہور ہوئے۔ آپؓ کا نظامِ احتساب بہت اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت عمرؓ عمال کی تقرری کے وقت ان کے مال کی ایک فہرست تیار کروا لیتے اور ان پر گہری نظر رکھتے کہ وہ کسی بدعنوانی کا شکار نہ ہوں۔ اس کے علاوہ سختی سے تمام عمال کو ہدایات جاری کی جاتیں جو کہ یوں ہیں:

"ایرانی گھوڑے پر سوار نہ ہوں گے، باریک کپڑے نہیں پہنیں گے۔ دروازے پر دربان نہیں رکھیں گے۔ فریادی کے لیے گھر کے دروازے کھلے رکھیں گے"۔

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک وقت میں کچھ عمال بدعنوانی کا شکار ہو گئے اور آپؓ کو خبر ملی جس پر آپؓ نے تصدیق کے بعد ان سب عمال کا مال آدھا کر کے بیت المال میں جمع کروا دیا۔

ایک اور موقع پر ایک عامل کے متعلق شکایت ملی کہ وہ باریک کپڑا پہنتے ہیں تو آپؓ نے ان کو بلا بھیجا جب وہ آ گئے تو آپؓ نے ان کا باریک کپڑا اتروا کر بالوں کا کرتا پہنا دیا اور بکریاں چرانے جنگل میں جانے کا حکم دیا جس پر اس عامل نے زندگی بھر کے

لیے توبہ کرلی۔

• حج کے موقع پر احتساب:

حضرت عمرؓ حج کے موقع پر یہ اعلان کرتے تھے کہ اگر کسی انسان کو کسی عہدے دار سے کوئی شکایت ہو تو وہ بتائے تاکہ اس کی باز پرس کی جائے۔
ایک دفعہ ایک شخص نے شکایت کی کہ آپؓ کے مقرر کردہ ایک عامل نے اس کو ناحق کوڑے مارے ہیں۔ آپؓ نے اس شخص سے کہا کہ وہ اس عامل کو عوام کے سامنے کوڑے مارے۔ بعد ازاں حضرت عمروؓ نے حضرت عمرؓ سے درخواست کی کہ یہ عمل عمال پر گراں گزرے گا جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ:

"ایسا ممکن نہیں ہے کہ میں مجرم سے اس کے ظلم کا بدلہ نہ لوں۔"

CamScanner